مطالبہ نہیں کریں گے۔ آخر یہ کون لوگ ہیں؟ جو عوام کے خون سے ہولی کھیل رہے ہیں۔ یہ کون سے عناصر ہیں جنھوں نے پاکستانی عوام کی نیندیں حرام کر رکھی ہیں۔ کیا یہ تخریب کار غیر ملکی نہیں، کیا یہ "را" اور "خاد" کے ایجنٹ نہیں تاہم ان کی پشت پناہی کون کر رہا ہے؟ یہ بہت سے سوالات ہیں جو ذہنوں میں ابھرتے ہیں۔ لیکن ان کے صحیح جوابات نہیں مل رہے۔ جس کی وجہ سے عوام کے دلوں میں بہت سے شکوک پیدا ہو رہے ہیں اور وہ حکومت وقت کی طرف سے حالات کو درست کرنے کا انتظار کر رہے ہیں لیکن حالات درست ہوتے نظر نہیں آ رہے۔ شاید یہ مثل ہم پر صادق آتی ہے کہ انتظار کی گھڑیاں طویل ہوتی ہیں۔ قومی اسمبلی کی طرف سے آئین میں بارہویں ترمیم کر کے دہشت گردی، تخریب کاری اور بدامنی کو روکنے کا اعلان کیا گیا۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ آیا اس سے امنِ عامہ بحال ہوتا ہے یا پولیس شرفاء کو تنگ کرتی ہے۔ (نقیب کاتھولک۔ لاہور، 16 تا 31 جولائی 1991ء)

مسیحی یوتھ کیمپ: "دوسرا رخ"

گذشتہ دس بارہ برسوں سے مختلف مسیحی تنظیمیں موسم گرما میں، جب تعلیمی ادارے بند ہوتے ہیں، مری اور ملحقات کی خنک فضاؤں میں نوجوانوں کے لیے تعلیمی اور تربیتی کیمپوں کا اہتمام کر رہی ہیں۔ ان کے بارے میں مسیحی پریس میں اطلاعات شائع ہوتی رہتی ہیں جن سے بالعموم یہ تاثر ملتا ہے کہ کیمپ حاضری اور پروگراموں کے لحاظ سے کامیاب ہوتے ہیں۔

پندرہ روزہ نقیب کاتھولک (لاہور) کے مدیر نے یوتھ کیمپوں کی افادیت کا دوسرا رخ دکھاتے ہوئے لکھا ہے کہ "ہماری کیتھولک کلیسیا کے مختلف پیرشوں اور یوتھ سوسائٹیوں کی طرف سے بھی یوتھ کیمپ قائم کیے جاتے ہیں۔ اب تو ایوبیہ میں باقاعدہ یوتھ ہاؤس کی تعمیر بھی شروع ہو رہی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ... (نوجوان) دوران سال جب چاہیں یہاں کیمپ لگا سکتے ہیں۔"

موسم گرما کے یوتھ کیمپوں کے شرکاء کے بارے میں اطلاع ہے کہ ان میں سے اکثر کا تعلق "شہری علاقوں اور خصوصاً پیرش ہاؤسوں کے قریب رہائش پذیر طلبہ وطالبات سے ہوتا ہے۔" "یوتھ کیمپ میں بلائے گئے مخصوص لیکچرار ہوتے ہیں جو نصابی کتب کی دنیا سے کبھی باہر نہیں نکلتے۔ کئی لیکچرار نوجوانوں کی مشکلات و مسائل، ان کے جذبات و احساسات سے ہٹ کر

گفتگو کرتے ہیں۔ بعض اپنے علم کا رعب جمانے کےلیے ایسی گفتگو کرتے ہیں جو نوجوانوں کے سر کے اوپر سے گزر جاتی ہے۔"

- یوتھ کیمپوں کے شریک طلبہ وطالبات کے تاثرات عموماً یہ ہوتے ہیں کہ "بہت اچھی کمپنی تھی۔ ہم بہت اچھی فضاء میں Enjoy کرتے رہے۔ ورائٹی پروگرام ہوتا ہے۔ کبھی کبھی باہر سیر کےلیے جاتے ہیں لیکن بار بار لیکچرز اور ایک ہی قسم کی باتیں سن کر بور ہوجاتے ہیں۔"

مدیر "نقیب کاتھولک" سوال کرتے ہیں کہ اب جبکہ ہر ڈایوسیس اور ہر پیرش میں نوجوانوں کو منظم کیاجارہا ہے...ہمارے مسیحی نوجوانوں میں کوئی انقلاب کیوں نہیں آیا؟" ان کے خیال میں اس کا سبب یہ ہے کہ نوجوانوں کی قیادت کےلیے ایسے افراد کی ضرورت ہے جو ان کے جذبات واحساسات سے کماحقہ واقف ہوں اور اپنی ذات میں ایک تحریک ہوں - یوتھ کیمپ اپنی جگہ، "ہمیں پیرش سے پیرش تک نوجوانوں کو متحد اور منظم کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کی ڈایوسیس کی سطح تک تنظیم سازی کی ضرورت ہے اور پاکستان کی سطح تک نوجوانوں کو منظم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بائبل مقدس کے منشور اور اس کی روشنی میں امن وامان کے ذریعے خدا کی بادشاہت کی منزل کی طرف رواں دواں ہوں۔" (پندرہ روزہ نقیب کاتھولک - لاہور، یکم تا 15 اگست 1991ء)

مسیحی مطالبات بحوالہ "تحریک پاکستان"

برصغیر پاکستان وہند کی تحریکِ آزادی میں مسیحی آبادی کا کردار کیارہا؟ اس موضوع پر اہل تحقیق نے چنداں توجہ نہیں دی تاہم ڈاکٹر ارنسٹ نثار جاوید نے پاکستان کی مرکزی اور صوبائی حکومتوں میں مسیحی نمائندگی پرعدم اطمینان کا اظہار کرنے کے لیے تحریکِ پاکستان میں مسیحیوں کے کردار کاحوالہ دیا ہے۔ ان کے الفاظ میں

> "پاکستان کے حصول میں قائداعظم کا ساتھ مسیحی عوام ... نے بھی اسی طرح دیا جس طرح قائداعظم کے ساتھی مسلمانوں نے آزادی کی اس جنگ میں محمد علی جناح کے شانہ بشانہ ہر ظلم اور زیادتی کا مقابلہ کیا... مگر انتہائی دکھ کی بات ہے کہ موجودہ اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت میں مسیحی منتخب نمائندوں کو کسی طور پر حکومت میں شامل نہیں کیاگیا....(روزنامہ مساوات ـ لاہور، 7 جولائی 1991ء)